دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 35432015 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 22019 — نام انعام الٰہی — مطلوب معجل

تاریخ 5/14/2014 — پتہ

رابطہ نمبر — موضوع حلال وحرام

ای میل — کاتب: صبغۃ اللہ

السلام علیکم ڈاکٹر کے پاس دوائی کمپنی والے آتے ہیں اور ہدیہ کے طور پر دوائی دیتے ہیں، آیا ان کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے؟ اگر وہ ہسپتال بنانے میں معاونت کریں تو ان سے پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر دوائی کمپنی والے ڈاکٹر کو صرف اس غرض سے ہدیہ دیتے ہوں کہ وہ مریضوں کیلئے بہرصورت اسی کمپنی کی دوائیاں تجویز کریں چاہے مریضوں کو اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو اور اس پر ڈاکٹر کیساتھ کچھ طے بھی کرے تو اس صورت میں یہ رشوت کے زمرے میں آتا ہے اس کا لینا ناجائز اور حرام ہے، جس سے احتراز لازم ہے، اور اگر پرانے تعلقات کی بناء پر یا اس وجہ سے دیتے ہوں کہ اگر مریضوں کیلئے مفید سمجھے تو ہی تجویز کرے اور کوئی غرض فاسد نہ ہو تو اس کے لینے میں حرج نہیں۔

فی الهندیة: ونوع منها أن یهدی الرجل إلی رجل مالاً لیسوی أمره فیما بینه وبین السلطان ویعینه فی حاجته وأنه علی وجهین، الوجه الاول أن تکون حاجته حراماً وفی هذا الوجه لا یحل للمهدی الاعطاء ولا للمهدی الیه الأخذ الخ (ج ۳، ص ۳۳۱)۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: صبغت اللہ عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۱۹

۱۹ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۳/ ۸/ ۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

[illegible]

دارالافتاء جامعہ بنوریہ

۴ شعبان ۱۴۳۵ھ

دارالافتاء — ۲۲۰۱۹

نائب رئیس — دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

8/6/14